خاصے اچھے قرار پاتے ہیں تو آپ مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے سچے محب بھی ہیں اور ہر آن اُن کی یاد آپ کے ساتھ ہے۔ جہاں مرحوم و مغفور کا لٹریچر ہے، جہاں اُن کی دی ہوئی رہنمائی پر توجہ برقرار ہے، جہاں اُن کے سکھائے ہوئے فکری اور عملی اسباق یاد کیے جاتے ہیں، وہاں مولینا مودودی کی محبت اور یاد قائم ہے۔

اگر خدانخواستہ ایسا نہیں ــــ یا ضروری حد سے بہت کم ہے ــــ تو پھر آپ سال منائیں یا ہر مہینے اور ہفتے تقریبیں منعقد کرتے رہیں۔ یہ محض نمائشی کھیل تماشے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودی پر اپنی رحمتیں نازل کرے، انہیں اُن کی بے پایاں خدمات کی وافر جزا دے۔ اور اُن کی ہر بشری کوتاہی سے درگذر فرمائے۔ نیز ہم کو اقامتِ دین کی اس مہم میں پورا پورا حصہ ادا کرنے کی توفیق دے جس میں شامل ہوتے وقت ہم نے اُن سے یا اُن کے نائبین سے عہد استوار کیا تھا، یا اُن کے بعد اُن کے طریقِ کار پر کام کرنے کا پیمان باندھا تھا! آمین

---

(۲)

"میں اُن کی گردنیں توڑ دوں گا۔"

"میں بہت بے رحمانہ اور سنگدلانہ اقدامات کروں گا۔"

"میں کمزور نہیں ہوں، میں ڈرتا نہیں۔"

یہ الفاظ کسی سرپھرے نوجوان کے نہیں ہیں جو کسی ردِّ عمل کی رَو میں پڑ کر جو منہ میں آئے کہتا چلا جائے۔ یہ ارشاداتِ عالیہ ایک مسلم مملکت کے سربراہ کے ہیں۔ اور ان الفاظ کو بغیر حوالے کے اگر نفسیات دان کو معائنہ و تجزیہ کے لیے دیا جائے تو وہ اِن کے مصنف کی ذہنی صحت کا سرٹیفکیٹ نہیں دے گا جیسے کہ معتوب برطانوی نمائندے مسٹر ڈیوڈ ہرسٹ نے ۱۹۷۷ء میں ایک انٹرویو کی فلم میں یہ کہا تھا کہ وہ:۔

"ایک ایسا ایکٹر ہے جو احساس کمتری میں مبتلا ہے۔"

تذکرہ ہے اُس عظیم شخصیت کا جس کے ہاتھوں حال ہی میں مصری معاشرے میں ایک دھماکہ خیز حادثہ شکست و ریخت (THE CRACK DOWN IN CAIRO" NEWS WEEK)